مین اپنے مان باپ کو بھول گئی - اور بھولتی نہ تو کرتی کیا اول تو مجبوری دوسرے نئے سامان - نئے ڈھنگ - نئے رنگ - اچھے سے اچھا کھانے کو - کھانے وہ جنکے ذائقے سے بھی مین آگاہ نہ تھی - کپڑے وہ جو مین نے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے تھے تین لڑکیان - بسم اللہ جان - خورشید جان - امیر جان - ساتھ کھیلنے کو - دن رات ناچ گانا - جلسے - تماشے - میلے - باغون کی سیر - وہ کون سا ایسا عیش کا سامان تھا جو مہیا نہ تھا -

مرزا صاحب آپ کہین گے کہ مین بڑے کٹر دل کی تھی کہ بہت ہی جلد اپنے مان باپ کو بھول کر کھیل کود مین پڑ گئی - اگر چہ میرا سن بہت کم تھا مگر خانم کے مکان مین آتے کے ساتھ ہی میرے دل کو آگاہی سی ہو گئی کہ اب مجھے عمر بھین بسر کرنا ہے - جیسے نئی دولھن اپنی سسرال جا کے سمجھ لیتی ہے کہ مین یہان ایک دو دن کے لیئے نہین - بلکہ مرنے اور بھرنے کے لیے آئی ہون - ٹھیک وہی میرا حال تھا - راستے مین اون ٹوٹے ڈکیتون کے ہاتھ سے وہ ایذا اوٹھائی تھی کہ خانم کا مکان میرے لیے بہشت تھا - مان باپ کے ملنے کو مین بالکل ناممکن سمجھ چکی تھی - اور جو چیز ناممکن سمجھ لیجاتی ہے اوسکی آرزو باقی نہین رہتی - اگر چہ فیض آباد لکھنؤ سے صرف چالیس کوس ہے مگر اوس زمانے مین مجھے بے انتہا دور معلوم ہوتا تھا - بچپن کی سمجھ مین اور اب مین بڑا فرق ہوتا ہے -

اِک حال مین انسان کی بسر ہو نہین سکتی
اب رنگ طبیعت کا بدل جائے تو اچھا

مرزا رسوا صاحب - خانم کا مکان تو آپ کو یاد ہوگا ! کس قدر وسیع تھا - کتنے کمرے تھے - اِن سب مین رنڈیان (خانم کی نوچیان) رہتی تھین - بسم اللہ (خانم کی لڑکی) خورشید میری ہم سنین تھین - اِنکی ابھی رنڈیون مین گنتی نہ تھی - اِن کے علاوہ دس گیارہ ایسی تھین - جو الگ الگ کمرون مین رہتی تھین - ہر ایک کا عملہ جدا تھا - ہر ایک کا دربار علحدہ ہوتا تھا - ایک سے ایک خوبصورت تھی - سب گہنے پاتے سے آراستہ ہر وقت بنی ٹھنی - تولوان جوڑے پہنے - سادے سادے کپڑے جو ہم لوگ روزمرہ پہنتے رہتی تھی - وہ اور رنڈیون کو عید بقر عید مین نہین نصیب ہوتے - خانم کا مکان کیا تھا ایک ستان تھا -

جس کمرے مین جا نکلو۔ سوائے ہنسی مذاق۔ گانے۔ بجانے کے کوئی اور چرچا نہ تھا۔ اگرچہ مین کمسن تھی۔ مگر پھر بھی عورت ذات بڑی ہوشیار۔ ہوتی ہے۔ اپنے مطلب کی سب سمجھتی تھی۔ بسم اللہ۔ خورشید کو گاتے ناچتے دیکھ کے میرے دل مین خود بخود ایک اُمنگ سی پیدا ہوئی۔ بجائے خود گنگنانے اور تھرکنے لگی۔ اوسی عرصے مین میری بھی تعلیم شروع ہو گئی۔ میری طبیعت فن موسیقی سے بہت ہی مناسب پائی گئی۔ آواز بھی پکے گانے کے لائق تھی۔ سرگم صاف ہونے کے بعد اوستاد نے آستائی شروع کرادی۔ اوستاد جی بہت ہی اصول سے تعلیم دیتے تھے۔ ہر ایک راگ کا سر بیورہ زبانی یاد کرایا جاتا تھا۔ اور وہی گلے سے نکلواتے تھے۔ مجال نہ تھی کوئی سُر کومل سے اَت کومل۔ شدہ سے اشدہ یا تیور سے تیور تر ہو جائے۔ اور میری بھی تحقیق کرنے کی عادت تھی۔ پہلے تو اوستاد جی (خدا کرے اونکی روح نہ شرمندہ ہو) ٹال دیا کرتے تھے ایکدن خانم صاحب کے سامنے مین رام کلی گا رہی تھی۔ دھیوت شدہ لگا گئی۔ اوستاد جی نے نہ ٹوکا۔ خانم صاحب نے پھر اوسی کو کہوایا۔ مین نے پھر اوسی طرح کہا۔ اوستاد جی پھر نہ خبر ہوے۔ خانم صاحب نے میری طرف گھور کے دیکھا۔ مین اوستاد جی کا مُنہ دیکھنے لگی۔ اوِنھون نے سر جھکا لیا۔ پھر تو خانم نے اونکو آڑے ہاتھون لیا۔

خانم۔ بھلا اوستاد جی یہ کیا تھا۔ رام کلی مین او چار دھیوت سے ہے اور وہی سُر ٹھیک نہین۔ مین آپ سے پوچھتی ہون۔ دھیوت کومل ہے یا شدہ۔

اوستاد جی۔ کومل۔

خانم۔ اور چھوکری نے کیا کہا تھا!۔

اوستاد جی۔ شدہ۔

خانم۔ پھر آپ نے ٹوکا کیون نہین۔

اوستاد جی۔ کچھ مجھے خیال نہین رہا۔

خانم۔ واہ خیال کیون نہین رہا۔ اسی لئے مین نے دوبارا کہوایا۔ پھر بھی آپ مُنہ مین گھنگھنیان بھرے بیٹھے رہے۔ آپ اسی طرح چھوکریون کو تعلیم دیتے ہین۔ ابھی کسی سمجھدار کے سامنے اسی طرح گاتی تو وہ کیا میرے جنم مین تھوکتا۔

اوستاد جی اوسوقت تو بہت ہی خفیف ہوے۔ چُپ ہو رہے۔ مگر دل مین بات۔

لیے رہے۔ اوستاد جی اپنے کو نائک سمجھتے تھے۔ اور تھے بھی ایسے ہی۔ اوسدن خانم کا ٹوکنا اونکو بہت ناگوار ہوا۔

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ مین سوہا گا رہی ہون۔ خانم بھی موجود ہین۔ مینے اوستاد جی سے پوچھا۔ گندھار اسمین کومل ہے یا ات کومل۔

اوستاد جی۔ ات کومل۔

خانم۔ خانصاحب ماشاءاللہ۔ یہ میرے سامنے۔

اوستاد جی۔ کیون۔

خانم۔ اور پھر آپ مجھی سے پوچھتے ہین کیون۔ سوہا مین گندھار ات کومل ہے بھلا آپ تو کہیئے۔

اوستاد جی۔ کہنے لگے۔ گندھار کومل لگا گئے۔

خانم۔ بس آپ ہی قائل ہو جیئے۔ خود آپ کومل کہین اور چھوکری کو ات کومل بتائین یا تو آپ چھوکری کو بہکاتے ہین۔ یا مجھے کستے ہین۔ خانصاحب مین کچھ علائی نہین۔ خاک چاٹ کے کہتی ہون۔ گلے سے چاہے نہ اداہو۔ مگر ان کا نون نے کیا نہین سنا۔ مین بھی ایسے ویسے گھرانے کی شاگرد نہین ہون۔ میان غلام رسول کو آپ جانتے ہون گے۔ ان باتون سے کیا فائدہ۔ اگر بتانا ہو تو دل سے بتایئے نہین تو معاف کیجیئے۔ مین اور کوئی بندوبست کر لون گی۔ چھوکریون کو غارت نہ کیجیئے۔

اوستاد جی۔ بہت خوب۔

یہ کہہ کے اوٹھ گئے۔ کئی دن نہین آئے۔ خانم خود تعلیم دینے لگین۔ چند روز کے بعد خلیفہ جی بیچ مین پڑے۔ قسما قسمی ہو کے ملاپ ہو گیا۔ اوسدن سے اوستاد جی ٹھیک ٹھیک بتانے لگے۔ بتانے نہ تو کرتے کیا۔ وہ خانم کو اتنا نہ سمجھتے تھے۔ مجھے عمر بھر حیرت رہی کہ خانم زیادہ جانتی ہین یا اوستاد جی۔ کیونکہ بہت سی باتین جو خانم سے معلوم ہوئین اوستاد جی اونکو نہ بتا سکے تھے۔ یا جان بوجھ کے نہ بتاتے تھے۔ لاکھ قسمی قسما ہو چکی تھی۔ مگر پھر بھی یہ لوگ گرکی باتین نہین بتاتے۔ مجھے کچھ ایسا شوق ہو گیا تھا کہ جہان کسی بات مین شک ہوا۔ یا مین سمجھی کہ اوستاد جی ٹالتے ہین۔ اوستاد جی کے جانے کے بعد خانم صاحب سے پوچھ لیتی تھی۔ وہ بھی میرے اس شوق سے بہت

ہی خوش ہوتی تھین - بسم اللہ کو لعنتیان دیا کرتی تھین - بسم اللہ پر بہت محنت ہوئی - مگر ٹھپہ - ٹھمری - کے سوا کچھ نہ آیا - اِسپر بھی گلے سے ہاتون ہین - خورشید کی آواز اچھی نہ تھی - صورت بری کی - اور گلا ایسا - جیسے پھٹا بانس - ہان ناچنے مین اچھی تھی - اور یہی اوسنے سیکھا بھی تھا - اوسکا مجرا صرف ناچ کا ہوتا تھا - یون گانے کو ایک آدھ چیز سیدھی سادی گا بھی دیتی تھین کہ گانے کا نام ہو جاے -

خانم کی نوچیون مین بگیا جان گانے مین فرد تھین - مگر صورت وہ کہ رات کو دیکھو تو ڈر جاو - سیاہ - جیسے اوُلٹا توا - اوسپر چیچک کے داغ - پاو بھر قیمہ بھر دو تو سما جاے - لال لال آنکھین - بھدی ناک - بیچ مین سے پچکی ہوی - موٹے موٹے ہونٹھ - بڑے بڑے دانت - فربہ انتہا سے زیادہ - اوسپر ٹھنگنا قد - بونی تہنی کی لوگ پھبتی کہتے تھے - مگر قیامت کا گلا تھا معلومات بہت اچھی تھی - مور چھنا اونھین کے گلے سے نکلتے سُنا - مین جب اونکے کمرے مین جا نکلتی - مارے فرمایشون کے دق کر دیتی تھی -

مین - باجی - ہان ذرا سرگم تو کہنا -

بگیا - سنو - سَ رِ گَ مَ پَ دَہ نِی -

مین - یہ مین نہین مانتی - سُرتیان الگ کر کرکے بتاؤ -

بگیا - لڑکی تو تو بہت ستاتی ہے - اپنے اوستاد جی سے نہین پوچھتی -

مین - اللہ باجی تمھین بتا دو -

بگیا - س - ر - گ - م - پ - دہ - نی - دیکھ بائیس ہوئین -

٤ ٣ ٢ ٤ ٤ ٣ ٢

مین - (شرارت سے) اوہی - مین نے نہین گنین - پھر کہو -

بگیا - جا - اب نہین کہتی -

مین - واہ - مین تو کہوا کے چھوڑون گی -

بگیا - پھر وہی کہدیا - لے اب نہ ستا -

مین - ہان - ابھی گنین - نکہا دمین دو ہین نہ ؟ -

بگیا - ہان دو -

مین - تو ٹھیک بائیس ہوئین - اَچھّا - لے اب تینون گرام کہدو -

بیگا۔ لے اب ٹہلیئے۔ کل آیئے گا۔
مین۔ اچھا۔ طنبورہ اوٹھا لاؤن۔ کچھہ گاؤ۔
بیگا۔ کیا گاؤ ن؟
مین۔ دھناسری۔
بیگا۔ کیا گاؤن۔ آستائی۔ دُھرپد۔ ترانہ؟
مین۔ اللہ باجی دُھرپد گاؤ۔
بیگا۔ لے سُن۔

تن کی تپت تب ہی مٹے۔ جب پیارے کو درشت بھر دیکھون گی۔
جب درشن پاؤنگی اونکو تب ہی جی جنم اپنا لیکھو ن گی۔
اشٹ جام دھیان موہے واکو رہت ہے رے بنجا نون کب درشن ٹینونگی
جو کو ہو پربھو پیارے سے ملادے واکے پاین مین سیس ٹیکون گی

خانم جان کی نوچیون کو صرف ناچ گانے کی تعلیم نہین دیجاتی تھی۔ بلکہ لکھنے پڑھنے کے لئے مکتب بھی تھا۔ مولوی صاحب نوکر تھے۔ حسب دستور مین بھی مکتب مین بھیجی گئی۔ مولوی صاحب کا نورانی چہرہ۔ سفید کتروان داڑھی۔ صوفیانہ لباس۔ ہاتھہ مین عمدہ عمدہ فیروزے اور عقیق کی انگوٹھیان۔ خاکِ پاک کی تسبیح۔ اوسمین سجدہ گاہ بندھی ہوئی۔ ہرونی کی جریب۔ چاندی کی شام۔ بہت ہی نفیس ڈیڑھ خمہ حقہ۔ افیون کی ڈبیہ۔ پیالی غرضکہ جملہ تبرکات آج تک نظر مین ہین۔ کیا ستھرا مذاق تھا۔ وضعدار بھی ایسے کہ کسی زمانے مین بوا حسینی سے حسب اتفاق کچھہ رسم ہو گیا تھا۔ آج تک اوسے نباہے جاتے تھے۔ بوا حسینی بھی اوٗنھین دین دنیا کا خوہر سمجھتی تھین۔ بڑھیا بڈھون مین اس مزے کی باتین ہوتی تھین کہ جوانون کو حوصلہ ہوتا تھا۔ مکان کہین زیدپور کی طرف تھا۔ گھر پر خدا کا دیا گاؤن۔ گرانون۔ مکان۔ بیوی۔ جوان۔ جوان لڑکے۔ لڑکیان سب کچھہ موجود تھا۔ مگر خود جب سے لکھنؤ مین تحصیل علم کے لئے تشریف لائے۔ یہین رہے۔ شاید ہی دو چار مرتبہ گئے ہونگے۔ اکثر عزیز ملنے کو یہین چلے آتے تھے۔ گھر سے کبھی کبھی کچھہ روپیہ بھی آیا کرتا تھا۔ دس روپے خانم صاحب دیتی تھین۔ یہ سب بوا حسینی کو ملتا تھا

کھانے - پینے - حقہ - افیون - کی تاک بُوا حسینی لیتی تھین - تجویلدار بھی بوا حسینی تھین - کپڑا بوا حسینی بنوا دیتی تھین - خانم صاحب بھی مولویصاحب کو بہت مانتی تھین - بلکہ مولویصاحب کی وجہ سے بوا حسینی کی عزت کرتی تھین -

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ میری پرورش بوا حسینی نے اپنے ذمے لی تھی - اِسلیئے مجھپر مولوی صاحب کی توجہ خاص تھی - یہ تو مین اپنی زبان سے نہین کہہ سکتی کہ مجھے کیا سمجھتے تھے - پاس ادب مانع ہے - اور لڑکیون سے زیادہ مجھپر تاکید تھی - مجھ ایسی گندہ ناتراش کو اوُنھون نے آدمی بنایا - یہ اوُنھین کی جوتیون کا صدقہ ہے کہ جس امیر رئیس کی محفل مین گئی - حیثیت سے زیادہ میری عزت ہوئی - اوُنھین کی بدولت آپ ایسے لائق فائق صاحبون کے جلسون مین مُنہ کھولنے کی جراءت ہوی - شاہی درباروں مین شرکت کا فخر حاصل کیا - اعلےٰ درجے کی بیگمات کے محل مین گذر ہوا -

مولویصاحب نے بہت ہی شفقت سے مجھے پڑھایا تھا - الف بے ختم ہونے کے بعد کریما - مانقیمان - محمود نامہ - صرف روان پڑھا کے - آمدنامہ یاد کروا دیا - اِسکے بعد گلستان شروع کرا دی - دو سطرین پڑھاتے تھے - سبق حفظ کرایا جاتا تھا - خصوصاً اشعار - لفظ لفظ کے معنے - فقرے فقرے کی ترکیب نوکِ زبان تھی - لکھنے پڑھنے پر بھی محنت لی - اِملا درست کرایا گیا - خط لکھوائے گئے - گلستان کے بعد اور کتابین فارسی کی پانی ہو گئی تھین - سبق اِسطرح ہوتا تھا - جیسے آموختہ پڑھایا جاتا ہے - عزنی کی صرف نحو اور دو ایک رسالے منطق کے پڑھے - سات آٹھ برس مولویصاحب کے پاس پڑھتی رہی - شاعری کے شوق کی ابتدا اور انتہا سے آپ خود واقف ہین اوُسکے بیان کی کوئی ضرورت نہین -

---

ہم نہین اونمین جو پڑھ لیتے ہین طوطے کی طرح
مکتبِ عشق دو وفا تجربہ آموز بھی تھا

مکتب مین مجھ سمیت تین لڑکیان تھین - اور ایک لڑکا تھا - گوہر مرزا - حد کا شریر - اور بدذات - سب لڑکیون کو چھیڑا کرتا تھا - کسی کا مُنہ چڑھا دیا - کسی کے چٹکی لے لی -